ٹی،وی اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کے لئے استعمال

مولانا عطاء اللہ قاسمی

صدر مدرس جامعہ امداد العلوم کوپاگنج (مئو) یو۔پی انڈیا

پیش کردہ انڈیا فقہی سیمینار

نوٹ: ادارہ کا مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔

نمبر شمار:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار:	ذیلی عنوانات
۱:	تصویر کی تعریف	۶:	دوسری دلیل
۲:	تصویر سازی ترقی کی طرف	۷:	تصویر کا حکم
۳:	خلاصہ	۸:	میڈیا اور دینی پروگرام
۴:	دلائل	۹:	میڈیا اسلام کے خلاف
۵:	پہلی دلیل		

ادارہ مباحث فقہیہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے۔ کہ اس نے دور حاضر کے ایک اہم موضوع کو بحث و تحقیق کے لئے منتخب کیا ہے۔ تاکہ اس کا شرعی حکم امت کے سامنے واضح طور پر پیش کیا جاسکے۔

ادارہ کے سوالنامہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ تین مرکزی نکات ہیں۔ جو خصوصیت سے قابل تحقیق ہیں۔ بقیہ سوالوں کے جوابات خود بخود واضح ہو جائیں گے۔

(۱) تصویر کی تعریف۔ (۲) تصویر کا حکم۔ (۳) میڈیا کو شرعی اور دینی مقاصد کے لئے استعمال کا شرعی حکم (واضح رہے کہ سوالنامہ میں صرف الیکٹرانک میڈیا کو ہی سامنے رکھا گیا ہے)

تصویر کی تعریف:

صاف وشفاف اشیاء مثلاً پانی اور آئینہ پر اس کے مقابل ہونے والی چیزوں کا عکس پڑتا ہے۔ یہ عکس عرض ہے۔ جو ذی عکس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ اسی عکس کو اگر قلم، مسالہ یا کسی دوسری چیز کی مدد سے پائیدار اور محفوظ کرلیا جائے تو اسے تصویر کہتے ہیں۔ خواہ یہ عکس۔ (الف) آئینہ پر محفوظ کیا جائے۔ (ب) قلم کی مدد سے کاغذ پر جیسے کاغذی تصویریں۔ (ج) چھینی ہتھوڑی کی مدد سے پتھر وغیرہ پر جیسے مجسمہ اور بت۔ (د) برقی رو کے ذریعہ کیمرہ میں محفوظ کرلیا جائے جیسے ویڈیو سی ڈی وغیرہ ان سب پر تصویر کا اطلاق ہوگا۔

تصویرسازی کی طرف ترقی:

سب سے پہلے انسان کے ذہن میں ایک خاکہ ابھرتا ہے۔ وہ کسی بھی چیز کا خاکہ ہوسکتا ہے۔ وہ انسان اگر چہ اس طبیعت کا مالک ہے۔ تو اس ذہنی خاکہ کو قلم کی مدد سے کاغذ پر اتار دیتا ہے۔ مصور یا بت تراش کے عمل کے نتیجے میں تصویر بنتی ہے۔ یہ تصویریں کسی چیز کی ہو بہو نقل نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ نقل اتارنے کی کوشش ہوتی تھی۔ پھر بھی یہ کام بڑا وقت طلب اور دماغ سوزی کا تھا۔ انسان کے ذوق جمال نے قدم آگے بڑھایا اور کسی چیز کی من وعن تصویرکشی فوری طور پر انجام دینے کے لئے کیمرہ ایجاد کرلیا۔ کیمرہ وہ مشین ہے۔ جو اشیاء کی بعینہ شکل وصورت کو اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے۔ اور اسے کاغذ اور پلاسٹک پر منتقل کر دیتا ہے۔ جو کام مصور کا قلم دماغ سوزی اور ذہانت کے ساتھ ساتھ بہت سا وقت خرچ کر کے انجام دیتا تھا۔ وہی کام یہ کیمرہ نہایت سہولت، سرعت، اور نفاست کے ساتھ کر دیتا ہے۔ کیمرہ ساکن اور خاموش تصویریں فراہم کرتا ہے۔ انسان کے ذوق جمال کو یہ ساکن وصامت تصویریں راس نہیں آئیں تو اس نے ویڈیو کیمرہ ایجاد کرلیا۔ یہ کیمرہ متحرک تصویر کو اپنے اندر قید کرتا ہے اور متحرک شکل میں اسکرین پر پیش کرتا ہے۔ انسان کا ذوق جمال اور اگے بڑھتا ہے اسے ان متحرک تصویر پر بھی قناعت نہیں ہوتی بلکہ اس کی خواہش ہوئی کہ تصویر متحرک اور بولتی ہوئی دیکھی جانی چاہئیں چنانچہ اس نے سنیما ایجاد کرلیا۔ جس میں تصویریں ناچتی اور گاتی ہوئی دیکھائی جانے لگیں۔ انسان اس مرحلے پر بھی سکون سے نہیں بیٹھا۔ اس کی خواہش ہوئی کہ متحرک اور بولتی ہوئی تصویر سے جہاں چاہیں لطف اندوز ہوسکیں۔ چنانچہ اس نے ٹیلی وژن ایجاد کر کے اسے بھی ممکن بنایا ہے دنیا میں کہیں کھیل ہو رہا ہو تو دنیا کے کسی گوشے میں بیٹھ کر اسی لمحہ اس کھیل کو دیکھا جانے لگا۔

خلاصہ: اس تفصیل سے دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں (ا) انسان نے سیدھے سادے طور پر دماغ کاغذ قلم کی مدد سے جس خاکہ سازی تصویرکشی کی شروعات کی تھی وہ آج کے اس دور میں ٹیلی ویژن کی شکل میں تقریباً اپنی انتہائی بلندیوں پر پہنچ چکا ہے۔

دوسری بات یہ سامنے آئی کہ (الف) ہاتھ کی بنائی ہوئی بھدی نامکمل تصویریں ہوں یا (ب) کیمرہ کے ذریعہ لی گئی عمدہ تصویریں یا (ج) ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ لی گئی متحرک تصویریں یا (د) ٹی وی کیمرہ کے ذریعہ لی گئی متحرک اور بولتی ہوئی تصویریں یا (ھ) ان تصویر کو ریڈیائی لہروں کے ذریعہ دور دراز علاقوں میں ترسیل ہو یا (و) فضاء آسمانی میں ریڈیائی لہروں کی صورت میں موجود تصویروں کو انٹینا کے ذریعہ پکڑ کر ٹی وی اسکرین پر وصول کرنا، یہ تمام شکلیں تصویرسازی ہیں۔ حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں۔

پہلی دلیل:

تصویرکشی صرف اس کا نام نہیں کہ قلم سے تصویر بنائی جائے یا پتھر وغیرہ کا بت تراشا جائے بلکہ وہ تمام صورتیں تصویرکشی میں داخل ہیں جن کے ذریعہ تصویر تیار ہوتی ہے خواہ وہ آلات قدیمہ ہوں یا آلات جدیدہ فوٹو گرافی اور طباعت وغیرہ سے ہوں کیونکہ آلات وذرائع کی تخصیص ظاہر ہے کسی کام میں مقصود نہیں ہوتی احکام کا تعلق اصل مقصود سے ہوتا ہے۔ جیسے قلم کے ذریعہ تصویرکشی ہے۔ ایسے ہی

طباعت اور آلات فوٹو گرافی ذریعہ تصویر سازی ہیں۔ (جواہر الفقہ ج۳ ص۲۲۳) مکتبہ دار العلوم کراچی

دوسری دلیل:

اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ٹی وی اور ویڈ فلم کا کیمرہ تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر موی ہیں۔ لیکن تصویر بہر حال محفوظ ہے اور اس کو ٹی وی پر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے۔ اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا زیادہ سے زیادہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کی بجائے سائنسی ترقی میں تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کر لیا گیا ہے۔ لیکن جب شارعؑ نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کر لیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی۔ اور میرے ناقص خیال میں ہاتھ سے تصویر سازی میں وہ قباحتیں نہیں تھیں جو ویڈیو فلم اور ٹی وی نے پیدا کر دی ہیں۔ ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ گھر گھر سینما گھر بن گئے ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۷ ص۳۹۷-۳۹۸) مکتبہ لدھیانوی کراچی

تصویر کا حکم:

تصویر کے حکم کے سلسلے میں یہ بات ہمیشہ ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ بے جان اشیاء کی تصویر دراصل نقش و نگار ہیں ہمارے دین نے واضح طور پر اس کی اجازت دی ہے، علامہ علاوالدین کاسانیؒ المتوفی ۵۸۷ھ اپنی کتاب بدائع الصنائع میں تحریر فرماتے ہیں۔

فامالانهی عن تصویر مالاروح له لماروی عن ابن عباسؓ أنه نهی مصوراً عن التصویر فقال کیف أصنع وهو کیسی فقال ان لم یکن بدفعلیک بتمثال الا شجار .

ترجمہ: بے جان چیزوں کی تصویر ممنوع نہیں ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے ایک مصور کو تصویر کشی سے منع فرمادیا تو اس نے کہا یہی میر اپیشہ ہے میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ کام اتنا ہی ضروری ہے تو درختوں کی تصویریں بنا سکتے ہو۔ (ج اول ص۱۱۶)

جبکہ ذی روح اور جاندار اشیاء کی تصویر سازی اور تصویر کشی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

الهیٰ انما جاء عن تصویر ذی الروح لما دوی عن علیؓ أذه قال من صورت مثال ذی الروح کلف یوم القیامة أن ینفع فیه الروح ولیس بنافخ. (بدائع الصنائع ج ا صـ۱۱۶۔)

ترجمہ: جاندار اشیاء کی تصویر ممنوع ہے کیونکہ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا جس نے جاندار چیزوں کی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن اپنی تصویر میں روح دوڑانی پڑے گی۔ جبکہ یہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔ (بدائع الصنائع ج اول ص۱۱۶)

علامہ ابن عابدین شامیؒ نے تصویر کی حرمت پر امت مسلمہ کا اجماع نقل کرتے ہوئے بڑے وضاحت سے اس کے حکم پر روشنی ڈالی ہے

فرماتے ہیں۔

وھذا ہ الکراھیة تحریبة وظاھر کلام النووی فی شرح مسلم الا جماع علی تحریم تصویر الحیوان وقال وسواء صنعه لما یتھن أولغیرہ فصنعته حرام بکل حال.

ترجمہ: تصاویر مکروہ تحریمی ہیں۔شرح مسلم میں علامہ نوویؒ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔کہ ذی روح کی تصویر کی حرمت پر امت کا اجماع ہے خواہ وہ تصاویر توہین کے لئے بنائی گئی ہوں یا تعظیم کے لئے۔بہر حال ان کا بنانا حرام ہے۔(ردالمحتار ج اول ص ۴۷۹)

علامہ شامیؒ آگے تحریر فرماتے ہیں:

فینبغی أن یکون حرام لا مکروھا ان ثبت الاجماع اوقطعیة الدلیل بتواترہ .

ترجمہ: تصاویر مکروہ نہیں حرام ہیں اگر اجماع کا ثبوت ہوجائے یا دلیل کی قطعیت تواتر کے کے ساتھ ثابت ہوجائے۔(حوالہ سابق)

علامہ شامیؒ نے حرمت تصاویر کو ثبوت اجماع یا ثبوت دلیل قطعی کے ساتھ شرط قرار دیا ہے۔جبکہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے جواہر الفقہ میں لکھا ہے کہ تصویر کی حرمت پر اجماع ثابت ہے اور دلیل کی قطعیت بھی۔چنانچہ لکھتے ہیں۔مجموعی طور پر تصویر کی حرمت متواتر المعنی احادیث سے ثابت ہے یعنی اگر چہ فرداً فرداً یہ روایات نقل کی گئی ہیں اور روایت ھذا خبر واحد ہے مگر ان کے مجموعے سے مضمون حرمت تصاویر کا متواتر ہوجاتا ہے (کماصرح به العلماء) اس کی حرمت پر پوری امت کا اجماع ہے۔(جواہر الفقہ ج ۳ ص ۲۰۰)

میڈیا اور دینی پروگرام:

ٹی وی اور انٹرنیٹ کا مشترکہ نام ہے ''میڈیا'' جیسے اردو میں ''ذرائع ابلاغ'' کہا جاسکتا ہے۔یہ دو طرح کا ہوتا ہے (۱) پرنٹ میڈیا جیسے اخبار، رسالے (۲) الیکٹرانک میڈیا جیسے ٹی وی، انٹرنیٹ ای میل وغیرہ۔ان میں سب سے زیادہ شیوع اور عموم ٹی وی کو حاصل ہے۔بلاشبہ ٹی وی آلہ لہو ولعب ہے۔تفریح اور منورنجن اس کا خمیر ہے ناطق اور متحرک تصویریں اسکی بنیادی چیز ہے۔اگر تصویریں ٹی وی سے نکال دی جائیں تو اسے ویٹو کر دیا جائے گا۔معلوم یہ ہوا کہ ٹی وی میں تصویروں کو بنیادی اور کلیدی اہمیت حاصل ہے اور وہی ہمارے دین میں حرام، قطعی حرام ہیں تو ظاہر ہے دینی ضروریات کا اس سے کیا تعلق رہ گیا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

رہا یہ امر کہ اس میں کچھ فوائد ہیں بھی تو کیا خمر اور خنزیر سود اور جوئے میں فوائد نہیں؟ لیکن قرآن کریم نے ان تمام فوائد پر یہ کہ کر لکیر پھیر دی ہے '' واثمھما الکبر من نفعھما '' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ویڈیو فلم اور ٹی وی سے تبلیغ اسلام کا کام لیا جاتا ہے۔ہمارے یہاں (پاکستان میں) ٹی وی پر دینی پروگرام بھی آتے ہیں لیکن کیا میں بڑے ادب سے پوچھ سکتا ہوں۔کہ ان دینی پروگرام کو دیکھ کر کتنے غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے؟ کتنے بے نمازیوں نے نماز شروع کر دی؟ کتنے گناہ گاروں نے گناہوں سے توبہ کرلی؟ لہٰذا یہ محض

دھوکہ ہے۔فواحش کا یہ آلہ جو سراسر نجس العین ہے اور ملعون ہے اور جس کے بنانے والے دنیا وآخرت میں ملعون ہیں وہ تبلیغ اسلام میں کیا کام دے گا؟ بلکہ ٹی وی کے یہ دینی پروگرام گمراہی پھیلانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔(آپ کے مسائل ج ۷ ص ۳۹۸)

حرمت تصاویر کے سلسلہ کی احادیث وروایات پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ جن تصویروں کو حرام اور موجب وعید فرمایا گیا ہے وہ ساکن غیر متحرک صامت اور جامد تصویریں ہیں جبکہ جدید الات ، ٹی وی ، ویڈیو کیمرہ اور انٹرنیٹ میں محفوظ کی گئی تصویریں نہ صرف ناطق اور متحرک ہوتی ہیں بلکہ فنی اعتبار سے اتنی جاذب نظر ، پرکشش اور دلفریب ہوتی ہیں کہ ان پر اصل کا گمان ہونے لگتا ہے۔ظاہر ہے کہ یہ تصویر بدرجۂ اولیٰ حرام ہوگی۔کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ شارع ہاتھ کی تصویروں کو تو حرام قرار دیں اس کے بنانے والوں کو ملعون فرمائیں اور فواحش وبے حیائی کے اس طوفان کو جسے عرف عام میں ٹی وی کہا جاتا ہے حلال اور جائز قرار دیں گے؟ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ ٹی وی میں تصویریں ہوتی ہیں۔اور ہماری شریعت میں تصویریں حرام ہیں تو پھر اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، دینی مقاصد کے لئے ٹی وی کا استعمال ایک بالکل لغو خیال ہے ، ٹی وی قوام الخبائث کا درجہ رکھتی ہے۔

صحیح اور سچی بات یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ اور اسلامی علوم کی نشر واشاعت کا تعلق افراد ورجال سے ہے نہ کہ ان گندے اور نا معتبر آلات سے دین اصحاب دین سے پیدا ہوتا رہا ہے اور آج بھی انہیں سے پرورش پائے گا

نہ ٹی وی سے کتابوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

دینی احکامات وتعلیمات اور اسکی حفاظت واشاعت کا ایک خاص مزاج ہے۔جس کی بنیادی بات یہ ہے کہ دین کی نسبت اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ہے۔اس کا ایک مخصوص ادب واحترام اور تقدس ہے تبلیغ واشاعت دین کے لئے وہی طریقہ مناسب اور معتبر ہوگا۔جس سے اس کا مزاج میل کھاتا ہو، اس کا ادب واحترام اور تقدس برقرار رہے دینی پروگراموں کو خواہ ٹی وی پر لائیں یا انٹرنیٹ پر سب سے پہلے ان کا تقدس پامال ہوتا ہے ان کا ادب واحترام غائب ہو جاتا ہے اور یہ ایسی بات ہیں جس پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت ہو، ہاں اگر تقدس واحترام کا مفہوم ہی بدل جائے تو دوسری بات ہے۔

اسلامی ٹی وی چینل:

فرض کر لیجئے مسلمانوں نے اپنا علاحدہ ٹی وی چینل قائم کر لیا۔تو اس چینل کو T.V اسکرین کے ذریعے ہی استعمال کیا جائے گا۔اب یہاں رک کر ذرا غور کیجئے کہ T.V کے جس اسکرین پر اسلامی چینل یا انٹرنیٹ کے دینی ویب سائٹ سے رابطہ قائم کر کے قرآن کریم کی آیات مبارکہ اس کی تفسیر اسی طرح حدیث شریف سے استفادہ کیا جارہا تھا تھوڑی دیر میں چینل بدل کر یا سائٹ بدل کر اسی اسکرین پر کسی رقاصہ وفاحشہ کے رقص وسرود سے لطف اندوزی ہونے لگے گی۔کیا ایسی صورت میں مسلمانوں کے دلوں میں دین اور دینی

تعلیم کا ادب واحترام باقی رہ گیا؟ نہیں بالکل نہیں۔

اگر ہم مسلمان ایسے کپڑے میں جو گندگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔خوب پاک صاف کر کے قرآن کریم کو لپیٹنا جائز نہیں سمجھتے تو جو چیز معنوی نجاستوں اور گندگیوں کے لئے استعمال ہوتی ہو اسی کو دینی مقاصد کے لئے کیسے جائز کہہ دیا جائے؟

میڈیا اسلام کے خلاف:

اب رہی یہ بات کہ موجودہ دور میں میڈیا خاص طور سے ٹی وی میں ابتلاء عام ہوگیا ہے۔اس کے ذریعہ سے جہاں فواحش ومنکرات کی زبردست اشاعت ہورہی ہے۔درس اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے اور بالکل باطل نظریات وعقائد کی اشاعت بھی رہی ہے۔جہاں تک اسلام کے پروپیگنڈے کی بات ہے وہ بھی صحیح ہے مگر اسلام نے قرآن وحدیث نے پروپیگنڈے کا جواب پروپیگنڈا نہیں بتایا ہے، پروپیگنڈے کی بنیاد سچ کے ساتھ بہت سارے جھوٹ پر مبنی ہے کہ آدمی دل کھول کر جھوٹ بولے اتنا اور اس طرح بولے کہ وہ سچ ہو جائے ظاہر ہے اسلام اسکی اجازت کبھی نہیں دے سکتا۔اور یہ تصور بھی غلط ہے کہ ٹی وی کے ذریعہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا ہورہا ہے تو اسی ماحول میں ہم جاکر اس کی تردید کریں حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

لتبلون فی اموالک وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قطبلکم ومن الذین أشر کو ااذی کثیر ا ،وان تعبیر واوتتقوافان ذالک من عزم الامور .(سورہ ال عمران :۱۸۶)

ایمان والوں سے فرمایا گیا تمہیں تمہارے جان ومال میں ضرور آزمایا جائے گا۔اور تم لوگ اگلے اہل کتاب (یہود ونصاری) اور مشرکین سے بہت زیادہ تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو گے اور تقوی پر رہو گے یہ بہت پختہ اور عزیمت کی بات ہے۔

اس آیت میں ان اللہ تعالیٰ نے پروپیگنڈے کے جواب کا جو طریقہ بتایا ہے وہ صبر اور تقویٰ ہے۔معترضین اور مشرکین کے ہر اعتراض کا جواب ہی کہاں ضروری ہے۔ان سے تو اعراض ہی مناسب ہے۔حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

واذا خاطبهم الحاهلون قالو اسلاماً(سورة فرقان ۶۳)

ترجمہ:اور جب جہالت والے ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو ایمان والے سلامتی کی بات کہہ کے ہٹ جاتے ہیں۔

واذامروا باللغومروا کراما(سورة فرقان ۷۲)

ترجمہ:جب لغو باتوں پر ایمان والوں کا گذر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

ٹی وی تو سرتا سر نجس العین ہے گندگی کا خزانہ ہے۔اخبارات میں جب کوئی غلط بات اُچھالی جاتی ہے اور بعض اہل قلم اس کا تحقیقی جواب دیتے ہیں تو نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ دیکھنے میں تو یہی آتا ہے کہ سوائے اختلاف اور جہالت کی صورت حال بڑھنے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ایسے موقعہ پر حکم الٰہی ہے۔

وأعرض عن الجاهلين (اعراف) جاہلوں سے اعراض کرو۔

حقیقت یہی ہے کہ آپ کس کس جھوٹ کا جواب دیں گے۔ پروپیگنڈے کا جواب علمی اور سنجیدہ انداز میں جتنا دے سکیں اتنا دیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ مکلّف نہیں بنایا۔ اور نہ ہی ہر ایک بات کا جواب دیا جانا مناسب ہے آگے صبر اور تقویٰ ہی اصل علاج ہے۔

یہ علاج قرآن کی نص صریح سے ثابت ہے اور اسی پر نصرت الٰہی کا وعدہ ہے۔

وان تصبرو اوتتقوالا یضرکم کیدھم شیئاان الله بما یعملون محیط(سورہ آل عمران)

اہل اسلام کا معاملہ صرف ظاہری اسباب پر نہیں ہے جس میں اتنا غلو کیا جائے کہ ساری اہمیت اسی کو حاصل ہو جائے۔ جواز کے دائرے میں بقدر ضرورت اسباب اختیار کئے جائیں گے۔ دائرہ اسباب سے باہر بہت بڑا دائرہ نصرت الٰہی کا ہے جس کا یقین صرف صاحب، ایمان کو حاصل ہے، کفار اس سے محروم ہیں۔ پھر مسلمانوں کو کفار کے طریقوں پر دوڑانا ان کے ذرائع ابلاغ اختیار کرنے کی تلقین کرنا بالکل غلط اور لغو ہے۔

مسلمانوں کو تو کفار اور یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جن چیزوں کی بنیاد خلاف شرع امور پر ہے وہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ تو ہوسکتا ہے صاحب ایمان کا نہیں ہوسکتا۔ ٹی وی کی بنیادی چیز تصویریں ہیں اور وہی اسلام میں حرام ہیں پھر دینی پروگرام کی گنجائش اس میں کیونکر ہوگی۔

شعبۂ جدید فقہی تحقیقات
کی مطبوعات کی پریس روانگی

جامعہ ھذا کے شعبۂ جدید فقہی تحقیقات کی ایک طویل المدت مساعی علم سے نایاب علمی ذخیرہ جو موجودہ دور کے جدید مسائل کے حل پر مشتمل ہے۔

۱۔ جدید مالیاتی نظام کی تشکیل پر اہل علم کی فقہی تحقیق

۲۔ امام ابوحنیفہ کی محدثانہ حیثیت

طباعت کے لئے لاہور پریس روانہ کئے گئے انشاء اللہ العزیز جلد ہی منظر عام پر آجائینگے۔

قارئین اپنے لئے کاپی محفوظ کرنے کے لئے جلد ہی شعبۂ جدید فقہی تحقیقات سے رابطہ قائم کرے۔

برائے رابطہ:۔ دفتر المباحث الاسلامیہ وشعبۂ جدید فقہی تحقیقات جامعہ المرکز اسلامی پاکستان بنوں فون نمبر: 331353 فیکس نمبر: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com